# نبی صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں

**مجیب:** مولانا محمد سعید عطاری مدنی

**فتوی نمبر:** WAT-2484

**تاریخ اجراء:** 05 شعبان المعظم 1445ھ /16 فروری 2024ء

## دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

## سوال

کیا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے ہمارے ماں باپ سے بھی زیادہ اولی ہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! بلا شبہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ماں باپ سے بھی زیادہ ہمارے اولی ہیں اور یہ بات قرآن پاک سے ثابت ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے:﴿اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ﴾ (سورۃالاحزاب، پ21، آیت06)

یہاں اولی کے کئی معنی بن سکتے ہیں: "زیادہ مالک، زیادہ حق دار، زیادہ مہربان، زیادہ فائدہ مند، اور زیادہ قریب۔"

تفسیر نسفی میں ہے "{النبی أولی بالمؤمنین مِنْ أَنْفُسِهِمْ} أي أحق بهم في كل شيء من أمور الدين والدنيا وحكمه أنفذ عليهم من حكمها فعليهم أن يبذلوها دونه ويجعلوها فداءه أو هو أولى بهم أي أرأف بهم وأعطف عليهم وأنفع لهم كقوله بالمؤمنين رءوف رحيم "ترجمہ: یعنی دین ودنیا کے امور میں سے ہر شئ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مؤمنین کی جانوں کے زیادہ حق دار ہیں، اور آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا حکم، ان پر ان کی جانوں کے حکم سے زیادہ نافذ ہے، تو مؤمنین پر لازم ہے کہ وہ اپنی جانوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کریں اور آپ پر قربان کریں، یا یہ معنی ہے کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام مؤمنین پر ان کی جانوں سے زیادہ شفیق اور ان پر لطف ومہربانی فرمانے والے اور انہیں نفع پہنچانے والے ہیں جیسا کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام مؤمنین کے لئے رؤوف ورحیم ہیں۔ (تفسیر نسفی، ص932، دار المعرفۃ، بیروت)

تفسیر صراط الجنان سے اس کی کچھ تفصیل نقل کی جاتی ہے:

"اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ: (یہ نبی مسلمانوں کے ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہیں) اَولٰی کے معنی ہیں: زیادہ مالک، زیادہ قریب، زیادہ حقدار، یہاں تینوں معنی درست ہیں اور اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ دنیا اور دین کے تمام اُمور میں نبیٔ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حکم مسلمانوں پر نافذ اور آپ کی اطاعت واجب ہے اور آپ کے حکم کے مقابلے میں نفس کی خواہش کو ترک کردینا واجب ہے، دوسرا معنی یہ ہے کہ نبیٔ اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مومنین پر اُن کی جانوں سے زیادہ نرمی، رحمت اور لطف و کرم فرماتے ہیں اور انہیں سب سے زیادہ نفع پہنچانے والے ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْهِ فرماتے ہیں: ''سچی کامل مالکیت وہ ہے کہ جان و جسم سب کو محیط اور جن و بشر سب کو شامل ہے، یعنی اَوْلٰی بِالتَّصَرُّفْ (تصرف کرنے کا ایسا مالک) ہونا کہ اس کے حضور کسی کو اپنی جان کا بھی اصلاً اختیار نہ ہو۔ یہ مالکیتِ حقہ، صادقہ، محیط، شاملہ، تامہ، کاملہ حضور پُر نور مَالِکُ النَّاس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کو بخلافتِ کبریٰ حضرت کبریا عَزَّوَعَلَا تمام جہاں پر حاصل ہے۔ قَالَ اللہ تَعَالٰی: ''اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ'' (نبی زیادہ والی و مالک و مختار ہے، تمام اہلِ ایمان کا خود ان کی جانوں سے) قَالَ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی (اور اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے فرمایا:) ''وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْؕ وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا'' ترجمۂ کنز العرفان: نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو جب حکم کردیں اللہ اور اس کے رسول کسی بات کا کہ انہیں کچھ اختیار رہے اپنی جانوں کا، اور جو حکم نہ مانے اللہ و رسول کا تو وہ صریح گمراہ ہوا۔ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: ''اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ'' میں زیادہ والی و مالک و مختار ہوں، تمام اہلِ ایمان کا خود ان کی جانوں سے۔ (فتاویٰ رضویہ، رسالہ: النور والضیاء فی احکام بعض الاسماء، ۲۴/۷۰۴-۷۰۳)"

مزید تفصیل کیلئے صراط الجنان ج07، ص564 تا567 کا مطالعہ فرمائیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net